تشہیر کے لیے ایک کی قیمت میں دو چیزیں دینے کا شرعی حکم

ریفرینس نمبر:IEC-117 تاریخ:27-11-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ پروڈکٹ کی پروموشن(Promotion) کے لئے بعض دفعہ ہم یہ آفر دیتے ہیں کہ ایک پروڈکٹ کی قیمت میں دو پروڈکٹ لے جائیں، مثلاً عام حالات میں ایک پَرس پانچ سو روپے کا ہے تو ہم پروموشن کی غرض سے پانچ سو روپے میں دو پَرس دے رہے ہوتے ہیں، کیا ہمارا ایسا آفر دینا جائز ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں جس ڈیل کی آفر کی گئی ہے، شرعاً یہ جائز ہے۔ سوال میں موجود تفصیل کے مطابق تصحیح عقد کے تناظر میں(in the validation of contract context)دو توجیہات(Explanations) ممکن ہیں اور دونوں کے مطابق اس قسم کا سودا جائز ہے۔

پہلی یہ کہ پروموشن کی نیت سے 500 کے عوض دو پَرس دینا کسٹمر سے پہلے ہی طے ہو، یعنی کل مبیع کی قیمت 500 ہے۔ اس صورت میں مبیع اور ثمن دونوں معلوم ہیں، لہٰذا ایسی بیع جائز ہے۔

دوسری یہ ہے کہ 500 کے عوض صرف ایک پَرس دینا ہی کسٹمر سے طے ہو لیکن بیچنے والے نے ایک پَرس کے ساتھ دوسرا پَرس اپنی طرف سے کسٹمر کو پیش کر دیا، یعنی مبیع میں اضافہ کر دیا اور فقہاء کی تصریحات کے مطابق مبیع میں اضافہ کرنا شرعاً جائز ہے۔

پہلی صورت پر کتبِ فقہاء سے جزئیات:

بدائع الصنائع میں بیع کے درست ہونے کی شرائط کے بیان میں ہے:”منھا ان یکون المبیع معلوما وثمنہ معلوما علما یمنع من المنازعۃ“یعنی: بیع درست ہونے کی شرائط میں سے ہے کہ مبیع اور ثمن کا ایسا علم ہو جو تنازع سے مانع ہو۔

(بدائع الصنائع، جلد5، صفحہ156، دار الکتب العلمیۃ)

بیع کی شرائط بیان کرتے ہوئے صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ بہارِ شریعت میں تحریر فرماتے ہیں: ”مبیع و ثمن دونوں اس طرح معلوم ہوں کہ نزاع پیدا نہ ہوسکے۔ اگر مجہول ہوں کہ نزاع ہو سکتی ہو، تو بیع صحیح نہیں۔ مثلاً اس ریوڑ میں سے ایک بکری بیچی یا اس چیز کو واجبی دام پر بیچا یا اس قیمت پر جو فلاں شخص بتائے۔“

(بہار شریعت، جلد2، صفحہ617، مکتبۃ المدینہ کراچی)

دوسری صورت پر کتبِ فقہاء سے جزئیات:

بیچنے والے کی طرف سے دوسری چیز بالکل مفت دینا جائز ہے جیسا کہ تنویر الابصار و در مختار میں ہے: ”(و) صح (الزیادۃ فی المبیع) ولزم البائع دفعھا“ یعنی: مبیع میں اضافہ کرنا درست ہے، اور وہ زائد چیز دینا بائع پر لازم ہو جائے گا۔

(در مختار مع رد المحتار، جلد 5، صفحہ 155، مطبوعہ بیروت)

بائع کا اپنی طرف سے مبیع میں اضافہ کرنا، جائز ہے جیسا کہ فقہ حنفی کی مشہور کتاب ھدایہ میں ہے: ”ویجوز للبائع ان یزید للمشتری فی المبیع“ یعنی: بائع کا مشتری کیلئے مبیع میں اضافہ کرنا جائز ہے۔

(الھدایہ، جلد3، صفحہ59، مطبوعہ بیروت)

بیچی گئی چیز میں کسی چیز کا اضافہ کرنا، جائز ہے جیسا کہ صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”بائع نے مبیع میں اضافہ کر دیا، یہ جائز ہے۔“

(بہار شریعت، جلد02، صفحہ750، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

12 جمادی الاولی 1445ھ/27 نومبر 2023ء

نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جاسکتی ہے۔
دار الافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net | مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com

Email:appointment@iecdawateislami.com
ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ